

ڈاکٹر طاہر اور وقار ملت

مفتی اعظم پاکستان، حضرت علامہ مفتی محمد وقار الدین قادری رضوی کے چند فتاوی جو آپ علیہ الرحمہ نے ڈاکٹر طاہر القادری پر صادر فرمائے ہیں اور مسلمانوں کے سامنے اس فتنے کی حقیقت کو ظاہر کیا ہے۔

اس رسالے میں

رسالے کا نام

ڈاکٹر طاہر اور وقار ملت

افادات

حضرت علامہ مفتی محمد وقار الدین قادری رضوی علیہ الرحمہ

زبان

اردو

پیشکش

عبد مصطفی آفیشل

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان اور رحمت والا ہے

مختصر تذکرۂ وقار ملت

جامع معقولات و منقولات، پیر طریقت، مفتی اعظم پاکستان، حضرت علامہ مفتی محمد وقار الدین قادری رضوی علیہ الرحمہ اپنے زمانے کے مشہور عالم دین تھے- آپ کی شخصیت اہل سنت کے آسمان پر ایک چمکتا ستارہ ہے جس کی روشنی ہمیشہ بر قرار رہنے والی ہے-

14 صفر المظفر 1333 ہجری کو پیلی بھیت (ہندستان) میں آپ کی پیدائش ہوئی- آپ کے والد کا نام حافظ حمید الدین اور والدہ کا امتیاز النساء تھا- آپ کے والد، چچا اور خاندان کے کئی افراد حافظ قرآن تھے، اس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کا گھرانہ اسلامی ماحول کے رنگ سے رنگا ہوا تھا-

ابتدائی تعلیم

اسکول میں پانچویں کلاس تک تعلیم حاصل کی اور جب پانچویں کلاس کا امتحان ہوا تو آپ کو ضلع بھر میں پہلا درجہ (فرسٹ پوزیشن) حاصل ہوا اور انعام بھی ملا- اس کے بعد آپ کے اسرار پر آپ کو پیلی بھیت کے ایک مدرسے میں داخل کروایا گیا- اس مدرسے میں آپ کے اساتذہ میں حضرت مفتی وصی احمد محدث صورتی کے خاص شاگرد مولانا حبیب الرحمن بھی تھے- چار سال اس مدرسے میں تعلیم حاصل کی اور پھر بریلی شریف کے "دار العلوم منظر الاسلام" میں داخلہ لیا-

بریلی شریف میں آپ نے صدر الشریعہ، حضرت علامہ مفتی امجد علی اعظمی، محدث اعظم پاکستان، مولانا سردار احمد، علامہ تقدس علی خان، مولانا سردار علی خان اور مولانا احسان الہی وغیرہ کو اپنے اساتذہ کے روپ میں پایا-

بیعت و خلافت

آپ کو حجۃ الاسلام، حضرت علامہ حامد رضا خان بریلوی کے دست پر بیعت ہونے کا شرف حاصل ہوا اور ان کے چھوٹے بھائی مفتی اعظم ہند سے خلافت بھی حاصل ہوئی۔

علمی مقام

آپ کے علمی مقام کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ ایک گاؤں کے کچھ لوگوں نے مفتی اعظم ہند سے کہا کہ غیر مقلدین ہمیں بہت پریشان کرتے ہیں لہذا آپ کسی عالم کو (مناظرے کے لیے) بھیج دیجیے؛ مفتی اعظم ہند کی نگاہوں میں جو نام آیا وہ وقار ملت علیہ الرحمہ کا تھا۔ آپ مناظرے کے لیے تشریف لے گئے اور اللہ تعالی نے آپ کو فتح عطا فرمائی۔

آپ کے مطالعے کا یہ عالم تھا کہ پوری پوری رات مطالعے میں گزار دیتے تھے!

1947ء میں آپ نے پاکستان کا رخ کر لیا اور پھر وہیں درس و تدریس میں مشغول ہو گئے۔

روزگار کے سلسلے میں آپ تجارت کرتے تھے۔

آپ نے اپنے زمانے میں اٹھنے والے فتنوں کا بھرپور رد کیا جس میں ایک ڈاکٹر طاہر کا فتنہ بھی ہے۔

وصال

حدیث کی تعلیم دیتے ہوئے 16 ربیع الاول 1410 ہجری میں آپ کا انتقال ہوا۔

اللہ تعالی کی ان پر کروڑوں رحمتیں ہوں اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔

ڈاکٹر طاہر اور وقار ملت

وقار ملت، حضرت علامہ مفتی محمد وقارالدین قادری رضوی علیہ الرحمہ کی بارگاہ میں سوال کیا گیا کہ ایک شخص نے خواب دیکھا جس میں حضور اکرم ﷺ نے اس سے فرمایا کہ تم اگر پاکستان میں میرے میزبان بن جاؤ تو مَیں پاکستان میں کچھ دنوں کے لیے رُک سکتا ہوں- اُس شخص نے ایک رسالے میں یہی خواب بیان کرتے ہوئے کہا کہ حضور ﷺ نے پاکستان میں مجھے اپنا مستقل میزبان مقرر کر دیا ہے- اس جملے پر کچھ لوگ اعتراض کرتے ہیں اور اِسے شان رسالت میں توہین بتاتے ہیں لہذا آپ سے درخواست ہے کہ شریعت کی روشنی میں فتوی صادر فرمائیں کہ کیا شخص مذکور کسی شرعی جرم کا مرتکب ہوا ہے یا نہیں؟

وقار ملت علیہ الرحمہ جواب میں لکھتے ہیں کہ طاہر القادری کا یہ خواب نوائے وقت لاہور، تکبیر اور دیگر مختلف رسائل میں چھپا ہے- حقیقت یہ ہے کہ خواب انسان کے اختیار میں نہیں اور انسان خواب میں عجیب و غریب امور بھی دیکھتا ہے مگر کسی خواب کو اپنی فضیلت کے لیے چھاپنا اور بیان کرنا، یہ انسان کا اختیاری فعل ہے لہذا طاہر القادری کا خواب بیان کرتے ہوئے یہ کہنا کہ حضور ﷺ نے پاکستان میں مجھے اپنا مستقل میزبان مقرر کر دیا ہے اور واپسی کے ٹکٹ کا بھی مطالبہ کیا ہے اور بہت سی باتیں بیان کیں جن میں حضور ﷺ کے محتاج ہونے اور طاہر القادری سے مدد طلب کرنے اور ایک امتی کے مقابلے میں نبی ﷺ کی محتاجی کا اظہار ہوتا ہے لہذا یہ توہینِ نبی ﷺ ہے اور توہین کرنے والوں کی جو سزا ہے طاہر القادری اس سزا کا مستحق ہے-

(ملخصًا: وقارالفتاوی، ج1، ص324، 325)

وقار ملت علیہ الرحمہ سے دوسرے مقام پر سوال کیا گیا کہ پروفیسر طاہر القادری مسلک اہل سنت و جماعت سے تعلق رکھتے ہیں یا نہیں؟ اور ہمیں ان کے بارے میں کیا رائے رکھنی چاہیے؟ ان کے بارے میں ایک رسالے میں پڑھا ہے کہ یہ دیوبندیوں کے پیچھے نماز کو جائز سمجھتے ہیں اور ان سے جو اختلافات ہیں اسے فروعی گردانتے ہیں تو اس کا واضح مطلب ہے کہ یہ گستاخان رسول ﷺ کو کافر نہیں سمجھتے اور یہ کہ ان کے نزدیک احترام رسول ﷺ بھی فروعی مسئلہ ہے، تو کیا یہ شخص

"مَن شك فی کفرہ و عذابہ فقد کفر"

(جو ان گستاخان رسول کے کفر اور عذاب میں شک کرے وہ کافر ہے) کے تحت آئے گا یا نہیں؟

آپ علیہ الرحمہ جواب میں لکھتے ہیں کہ پروفیسر طاہر القادری کا کہنا یہی ہے کہ یہ اختلافات فروعی ہیں- مورخہ 28 ستمبر 1987ء کے جنگ اخبار میں یہ خبر چھپی ہے کہ انھوں نے ہوٹل میں عورتوں سے خطاب کیا؛ ایک خاتون نے جب ان سے سوال کیا کہ جب اسلام اتحاد کا درس دیتا ہے تو پھر اتنے فرقے کیوں؟

اس پر پروفیسر طاہر القادری صاحب نے جواب دیا کہ تمام فرقوں کی بنیاد ایک ہے، صرف جدا جدا طریقہ ہے اس لیے اتحاد متاثر نہیں ہوتا اور انھوں نے اپنے انٹرویو میں پہلے بھی کہا تھا کہ ان کے یہاں دو مدرس دیوبندی اور ایک شیعہ ہے لہذا اسی سے اندازہ کر لیجیے کہ ان کے خیال میں اور "ندوہ" والوں کے خیال و اعتقاد میں کیا فرق ہے- (وقارالفتاوی، ج 1، ص325، 326)

وقار ملت علیہ الرحمہ سے ایک اور مقام پر سوال کیا گیا کہ زید کہتا ہے کہ ڈاکٹر طاہر القادری ایک سچے عاشق رسول ہیں اور اخلاص کے ساتھ دین کی خدمت کرنے والے ہیں- مجھے طاہر القادری کی اس بات (کہ دیوبندیوں کے پیچھے نماز جائز ہے) کے علاوہ تمام باتوں سے اتفاق ہے اور میں ان کے کاموں سے مطمئن ہوں اور انھیں

بدمذہبوں کا چاہنے والا نہیں سمجھتا لہذا یہ ارشاد فرمائیں کہ:
(1) کیا زید کے پیچھے نماز پڑھنا درست ہے؟
(2) زید کے اور اہل سنت کے عقائد میں جو فرق ہے اسے واضح فرما دیں۔

وقار ملت علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ اس زمانے میں اسلام کا دعوی کرنے والے مختلف گروہ ہیں اور ہر ایک یہی دعوی کرتا ہے کہ میں عاشق رسول ہوں مگر کسی شخص کے اسٹیج پر (دیے گئے) بیانات سے اس کے عقائد کا پتا نہیں لگایا جا سکتا ہے۔
کسی شخص کے عقیدے اور مذہب کا پتا اس کی تحریروں سے چلتا ہے۔ طاہر القادری بہت زمانے سے اپنے مختلف انٹرویوز میں یہ کہتا رہا ہے کہ شیعہ، دیوبندی، غیر مقلد اور بریلوی چاروں مذاہب میں فروعی اختلافات ہیں! ان میں اصولی اختلاف نہیں۔
اس کا مطلب یہ ہوا کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنھا پر تہمت لگانا، حضرت ابو بکر و عمر رضی اللہ تعالی عنھما کو خلیفۂ بر حق نہ جاننا، ان کی خلافت کا انکار کرنا، قرآن کریم کو بیاض عثمانی سمجھنا، یہ تمام باتیں پروفیسر صاحب کی نظر میں فروعی ہیں حالانکہ خلافت ابو بکر کے حق ہونے پر صحابۂ کرام کا اجماع ہے اور اجماع صحابہ کا منکر کافر ہے۔ حضرت عائشہ صدیقہ پر تہمت لگانے والا قرآن کا منکر ہے اور قرآن کو بیاض عثمانی کہنے والا بھی کافر ہے۔

طاہر القادری نے اپنے اس عقیدے کی کھل کر تائید کر دی ہے۔ منہاج القرآن جو ان کا اپنا رسالہ ہے اس کے دسمبر 1990ء کے شمارے میں چھپا ہے:
موجودہ نازک حالات میں اہل تشیع کو کافر قرار دینے والے اور بھولے بھالے مسلمانوں میں اس کا پروپاگنڈا کرنے والے بعض خود پرست انتہا پسند مولوی صاحبان تو ہو سکتے ہیں اہل سنت و جماعت ہرگز نہیں ہو سکتے۔

اس کے چند سطور بعد لکھا ہے:

اس حقیقت باہرہ اور برہان قاطعہ کے باوجود اہل تشیع کو بالمجموع کافر سمجھنا، کہنا یا قرار دینا مطلقاً باطل ہے، بالکل اسی نہج پر کوئی فرقہ یا کوئی فرد اہل سنت کو کافر سمجھے، کہے یا قرار دے وہ بھی قطعی طور پر باطل ہوگا۔

در حقیقت حنفی، دیوبندی، بریلوی، شیعہ، مالکی، حنبلی، شافعی اور اہل حدیث سب کے سب مسلمان ہیں۔ ان فرقوں میں فروعی اختلافات تو بہر طور موجود ہیں مگر بنیادی اختلاف کوئی نہیں۔

دیوبندیوں کی توہین نبی پر مشتمل وہ کتابیں جن پر علمائے حرم، شام و مصر نے حکم تکفیر کیا اور یہ لکھا:

"مَن شك فی کفرہ و عذابہ فقد کفر"

جو اس میں شک کرے وہ بھی کافر ہے (حسام الحرمین)

وہ کتابیں اب تک اسی طرح چھپ رہی ہیں۔ پروفیسر صاحب کہ نزدیک یہ بھی فروعی اختلافات ہیں۔

ان چند مثالوں سے یہ ظاہر ہو گیا کہ پروفیسر صاحب کا ایک نیا مذہب ہے اور ان کے مذہب کے مطابق ان باطل فرقوں اور اہل سنت میں کوئی فرق نہیں ہے وہ سب کو مسلمان سمجھتے ہیں اور ان کے پیچھے نماز بھی جائز سمجھتے ہیں۔

زید کا قول اگر ناواقفی کی بنا پر ہے تو اسے سمجھنا چاہیے اور ان کو عاشق رسول کے بجائے اسلام کا برباد کرنے والا کہنا چاہیے۔ اگر زید جان بوجھ کر ایسا کہتا ہے تو اس کا بھی وہی حکم ہے جو علمائے حرمین نے بیان کیا ہے لہذا اس کی امامت باطل و ناجائز ہے۔ مسلمانوں کو اس سے اجتناب کرنا چاہیے۔

(وقارالفتاوی، ج1، ص326 تا 328)

وقار ملت علیہ الرحمہ سے ایک سوال یہ کیا گیا کہ ادارۂ منہاج القرآن کے بانی پروفیسر طاہر القادری کا پروگرام مسلک اہل سنت کی ترویج و ترقی کے لیے ہے یا نہیں؟ اور جو مولوی پروفیسر طاہر القادری کے ہم خیال ہیں وہ مسلک اہل سنت سے تعلق رکھتے ہیں یا نہیں؟ ایسے مولویوں کے پیچھے نماز پڑھنا شرعی لحاظ سے درست ہے یا نہیں؟

آپ علیہ الرحمہ جواب میں فرماتے ہیں کہ طاہر القادری نے جب یہ کہنا شروع کیا کہ بریلوی، دیوبندی، غیر مقلد اور شیعہ کے اختلافات فروعی ہیں اور سب کو مسلمان شمار کیا تو اس سے ظاہر ہو گیا وہ پاکستان میں نیا "ندوہ" قائم کر رہا ہے اور اس کے نزدیک حضرت ابو بکر و عمر رضی اللہ تعالی عنہما کو گالی دینا اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا پر تہمت لگانا بھی فروعی بات ہے اور اس کے نزدیک یہ لوگ مسلمان ہیں اور جن لوگوں کی کتابیں توہین نبی سے بھری پڑی ہیں ان کو بھی مسلمان قرار دینا ان کے مزعومہ فروعی اختلاف کا نتیجہ ہے لہذا ایسا شخص سنی کیسے ہو سکتا ہے؟

اور اب حال ہی میں جن پارٹیوں سے اتحاد کیا ہے اس سے بھی یہ حقیقت آشکار ہو جاتی ہے۔

یہ شخص سنیت کو تباہ کرنے والا ہے۔ اہل سنت سے اس کا کوئی تعلق نہیں ہے۔ اس کے ہم خیال اور ہم نوا مولوی، امام، امامت کے لائق نہیں۔ اہل سنت ان سے اپنے تعلقات منقطع کر لیں۔

(وقارالفتاوی، ج1، ص328)

عبد مصطفی
محمد صابر اسماعیلی قادری
February 2019

ABDE MUSTAFA OFFICIAL'S NETWORK ON SOCIAL MEDIA


/Abdemustafapage


/+919102520764


/abdemustafaofficial & /abdemustafalibrary


Abdemustafa78692@gmail.com


Abdemustafaofficial.blogspot.com


/abdemustafaofficial

• Join our team

ABDE MUSTAFA OFFICIAL



ڈاکٹر طاہر اور وقار ملت

مفتی اعظم پاکستان، حضرت علامہ مفتی محمد وقار الدین قادری رضوی کے چند فتاوی جو آپ علیہ الرحمہ نے ڈاکٹر طاہر القادری پر صادر فرمائے ہیں اور مسلمانوں کے سامنے اس فتنے کی حقیقت کو ظاہر کیا ہے۔

اس رسالے میں

عبد مصطفیٰ آفیشل

Dr. Tahirul Qadri & Waqar -e- Millat

ABDE MUSTAFA OFFICIAL'S NETWORK
ON SOCIAL MEDIA


/Abdemustafapage


/+919102520764


/abdemustafaofficial & /abdemustafalibrary


Abdemustafa78692@gmail.com


Abdemustafaofficial.blogspot.com


/abdemustafaofficial

•Join our team

ABDE MUSTAFA OFFICIAL